سیرتِ داتا علی ہجویری

رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علَیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صُبح و شام دَس دَس (10,10) بار دُرُودِ پاک پڑھا، اُسے قِیامت کے دِن میری شَفاعت ملے گی۔ (مَجْمَعُ الزّوائِد ج ۱۰، ص ۱۶۳، حدیث ۱۷۰۲۲، از ضیائے درود و سلام)

سب نے صَفِ مَحشر میں للکار دِیا ہم کو
اے بے کَسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔** یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ایک ایسی عظیم ہَستی کی سِیرتِ مبارکہ کے مُتعلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود بھی جاری و ساری ہے، جن کے مزارِ پُر انوار پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، لوگ حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مرادیں پاتے ہیں ۔یہ اَہم شَخصیَّت کون تھیں؟ان کا نام و نَسب، کُنیَّت و لَقب کیا تھا؟ آج کے بیان میں یہ سب سُنیں گے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے ساتھ ساتھ ان کا حُصولِ علم کیلئے سفر کرنا اوران کی پاکیزہ عادات وصِفات مثلاً صبر و شُکر کی مدنی سوچ، علمِ دِین کے حصول کا شوق سے مُتعلِّق چند مدنی پھول اور بیان کے آخر میں بیٹھنے کی سُنَّتیں اور آداب بھی بیان کئے جائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صابر وشاکر نوجوان:

شام کا وَقْت تھا، رات کی تاریکی آہِستہ آہِستہ ہر شَے کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی، خُراسان میں ایک بے سازو سامان مُسافِر ہاتھ میں عَصا لیے، ہر چیز سے بے نیاز، بوسِیدہ، موٹا اور کُھردَرا ٹاٹ کا لباس پہنے چلا جارہا تھا، جب وہ آبادی کے قریب پہنچا تو رات گُزارنے کے اِرادے سے ایک ایسے مَقام پر ٹھہرا جہاں بَظاہِر دِین دار نظر آنے والے کچھ اَفْراد بھی مَوْجُود تھے، جن کے چہرے خُوشْحالی و بے فِکری سے دَمک رہے تھے، جیسے ہی ان کی نَظر اِس مَفْلُوْکُ الْحال (خستہ حال) شَخْص پر پڑی، تواُن میں سے ایک نے سَخْت لہجے میں سُوال کِیا۔"تم کون ہو؟"اُس مُسافِر نے نَرمی سے جواب دیتے ہوئے کہا: مُسافِر ہوں ،یہاں رات بَسَر کرنے کے لیے ٹھہرنا چاہتا ہوں۔وہ سب قَہقَہہ لگا کر ہنس پڑے اوراُسے حقَارت سے دیکھتے ہوئے کہا: یہ ہم میں سے نہیں ہے۔مُسافِر اُن کی یہ بات سُن کر خُوشی سے کِھل اُٹھا اور جواب میں کہا: واقعی میں تم میں سے نہیں ہوں۔رات ہوئی تواُن میں سے ایک شَخْص نے اُس کے آگے سُوکھی روٹی لا کر رکھ دی اور خود اپنے دوستوں کی اُس مَحفِل میں شریک ہو گیا، جس میں وہ اَنواع واَقسام کی عُمدہ اور لَذیذ غذاؤں سے لُطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دُوسرے سے ہَنسی مَذاق میں بھی مَشْغُول

تھے۔ وہ مُسافِر کو رُوکھی روٹی کھاتا دیکھ کر ہنستے اور کھائے ہوئے خَربُوزے کے چھلکے اُسے مارتے جاتے، ساری رات وہ لوگ طَعْن و تَشْنِیع کے تِیر بَرساتے رہے یعنی بُرا بھلا کہتے رہے، یہاں تک کہ صُبْح ہو گئی مگر وہ صابِر و شاکِر نوجوان خُوش دِلی سے اُن کے سِتم برداشت کرتا رہا اور کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔ (کشف المحجوب، ص٦٦، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے !اِس عظیم ہستی کی شان میں، شیخِ طریقت، اَمِیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَوْلانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی منقبت کے کچھ اشعار سُنتے ہیں۔

ہو مدینے کا ٹِکٹ مجھ کو عطا داتا پیا
آپ کو خواجہ پِیا کا واسِطہ داتا پیا

دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا ٹکٹ
میں پکارے جاؤں گا داتا پِیا داتا پیا

دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

کاش میں رویا کروں عِشقِ رسولِ پاک میں
سوز دو ایسا پئے احمد رضا داتا پیا

کا ش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو
فیض کا دریا بہا دو سرورا داتا پیا

مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض
میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن
ہو مِری اُمّید کا گلشن ہرا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برائی کو بھلائی سے ٹالنے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں اپنے ساتھ ناروا و ناپسندیدہ سُلوک پر صَبْر کرنے والے وہ بُزُرگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزِیدہ وَلی، حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب اور برگزیدہ بندوں کا یہ مَعْمُول ہوتا ہے کہ وہ آنے والی ہر مُصِیبَت پر صَبْر و شُکْر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح اپنے بندوں پر بے شُمار نعمتیں نچھاور فرما کر اِحسانِ عَظِیم فرماتا ہے، اسی طرح بَعْض اَوقات اُنہیں مَصائِب و آلام کے اِمتحان میں ڈال کر کامیابی کی صُورَت میں بُلَندیِ دَرَجات کے عِلاوہ بے شُمار دُنْیَوِی و اُخْرَوِی اِنْعامات کے ساتھ ساتھ اَیسوں کو یہ مُژدَۂ جاں فِزا بھی سُناتا ہے کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ (پارہ:۲، بقرہ:۱۵۳) یاد رکھئے! ذاتِ باری تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ کا قُرب وہ عَظِیم نِعمَت ہے کہ جس کے حُصُول کے لیے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے عُظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے ایسی ایسی تکالیف پر صَبْر کیا کہ جن کے تَصوُّر سے ہی لَرزَہ طارِی ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی یہ نِیَّت کرنی چاہیے کہ اگر کوئی مصیبت آئی، کسی نے ہمارا دل دُکھایا یا بد سُلوکی سے پیش آیا تو اینٹ کا جَواب پتھر سے دینے کے بَجائے صَبْر سے کام لیں گے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بَندے کے بَدَن یا اس کے مال یا اس کی اَولاد کی طَرَف کوئی سَخْتی بھیجوں، پھر وہ صَبْرِ جَمِیل کے ساتھ اُس کا اِسْتِقْبال کرے، تو قِیامت کے دِن مُجھے اِس سے حَیا آئے گی، کہ میں اُس کے لیے مِیزان قائم کروں یا اُس کا نامۂ اَعمال کھولوں۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم اول، ۱۱۵/۲، حدیث:۶۵۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دُنیا میں بَظاہِر کَڑوے مَحْسُوس ہونے والے صَبْر کے چَنْد گھونْٹ آخِرت میں کیسی مِٹھاس کا سَبَب بنیں گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ساتھ پیش آنے والی بد سُلوکی پر کَمالِ صَبْر کا مُظاہَرہ کِیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہ عَظِیم مَقامِ وِلایَت عَطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِس دُنیا سے پَردَہ کیے ہزار (1000) سال سے

زائد کا عَرْصہ بِیت چُکا ہے، مگر آج بھی لاکھوں مُسلمانوں کے دِلوں میں آپ کی مَحَبَّت و عَظَمت قائم و دائم ہے ،لوگ جَوق دَر جَوق آپ کے مَزارِ پُر اَنوار پر حاضِری کی سَعادَت پاتے ہیں اور اپنی خالی جھولیاں مُرادوں سے بھرتے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارُف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "عَلی" والد کا نام "عُثمان" ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ (6) واسطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجْتَبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔ (بزرگانِ لاہور، ص۲۲۲) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنْیَت "اَبُوالْحَسَن" ہے۔(اردودائرۃ المعارف، ۹۱/۹) جبکہ مَشْہور و مَعرُوف لَقَب "گَنْج بَخْش" ہے۔ اِس لَقَب کی وَجہِ تَسْمِیَہ(نام رکھنے کی وجہ) کچھ یُوں ہے کہ حضرت خواجۂ خواجگان، سَیِّدُنا مُعِینُ الدِّین چِشتی اَجْمیری سَنْجَری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کچھ عَرْصے تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ فائِضُ الاَنْوار پَر مُعْتَکِف رہے اور حضرتِ داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوضِ باطِنی سے مالا مال ہو کر جب اَلْوَداعی فاتِحہ کے لیے حاضِر ہُوئے تو زبانِ مُبارَک پر بے ساختہ یہ شِعر آگیا:

گَنْج بَخْشِ فَیضِ عالَم، مَظْہَرِ نُورِ خُدا

ناقِصاں را پِیرِ کامِل، کامِلاں را رَہْنُما

حضرتِ سَیِّدُنا سُلطانُ الہِنْد خواجہ غَرِیب نَواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبانِ مُبارَک سے نِکلا ہوا لَقَب "گَنْج بَخْش" آج پورے بَرِّصَغِیر میں گُونج رہا ہے۔ یہاں تک کہ بَعْض لوگ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِسْمِ مُبارَک سے بھی ناواقِف ہوتے ہیں اور مَحْض "داتا گَنْج بَخْش" کے لَقَب سے ہی یاد کرتے ہیں۔

(محفلِ اولیا، ص۳۸۸، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم و بیش 400ھ میں غَزْنی شہر میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاندان مَحلّہ ہَجْوِیر مُنْتَقِل

ہو گیا، اِسی نِسبت سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ہَجْوِیری کہلاتے ہیں۔(اردو دائرۃ المعارف، ج۹، ص۹۱ ملخصًا)

غم مجھے میٹھے مدینے کا عطا کر دو شہا	میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں سفر:

آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے زمانے کے کئی عَظِیمُ الْمَرْتَبَت (یعنی بُلند رُتبے والے) ائمہ طَرِیقت و شَرِیعت سے عِلم و مَعرِفت کے جام پیے، عُمر کا ایک بڑا حِصّہ سَفَر میں گُزارا، جس کا مَقْصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مِلنا، اُن کے فَیضان سے فَیض یاب ہونا، اپنے نَفْس کو مَشَقَّتوں اور تکلیفوں کا عادی بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشْنُودی پانا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کِرْمان، سِیْستان، تُرکِسْتان، ماوَراءُالنَّہر، خُوزِسْتان، طَبَرِسْتان، آذربیجان، فارْس، عِراق، شام، فَلَسْطِین اور حِجازِ مُقدّس سمیت کئی مُلکوں کا سَفَر کیا۔ (اردو دائرۃ المعارف، ۹/۹۴) آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جَوان عُمری ہی میں عُلومِ ظاہِری کی تکمیل کر چکے تھے، آپ کے عِلمی مَقام کا اندازہ اِس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مَرتبہ سُلطان محمود غَزنَوی کی مَوجُودگی میں حضرتِ داتا علی ہَجْوِیری رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا ایک غیر مُسلِم فلسفی سے مُکالَمہ ہوا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی عِلمی قابِلیَّت سے زَبَردَست جوابات کے ذَرِیعے اُسے خاموش کر دیا، حالانکہ اُس وَقت آپ کی عُمر زیادہ نہ تھی، کیونکہ اِس مُکالَمے کو سُلطان محمود غَزنَوی کی زِندگی کے آخِری سال میں بھی فَرض کیا جائے تو اُس وَقت آپ کی عُمرِ مُبارَک تقریباً 20 سال بنتی ہے۔ (پیش لفظ از کشف المحجوب، ص ۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے مصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں	کیجئے میری سفارش آپ یا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

علمِ دِین کے حُصُول کا شوق:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ داتا گَنْج بَخْش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمِ دین حاصِل کرنے کا کس قَدَر شوق تھا؟ علمِ دین کے حُصُول کی خاطِر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِراق، شام، اور حِجازِ مُقدَّس سَمیت دس (10) سے زائد مَمالِک کا سَفر کِیا اور اِس راہِ پُر خار میں کئی ناخُوشگوار واقِعات سے بھی ہمکنار ہوئے، مگر صَبْر و رِضا کے پیکر اور رَبّ تَعَالٰی کے شُکْر گُزار رہے۔ اب ذرا غَور کیجئے کہ ایک طرف تو ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ حُصُولِ عِلمِ دِین کے ذَرائع اِنتہائی دُشوار ہونے کے باوُجُود یہ مُبارَک ہستیاں تَن دَہی (محنت و لگن) سے علمِ دین حاصِل کرتے رہے اور لوگوں میں نیکی کی دَعوَت عام کرتے رہے، اس کے بر عکس ہمارا معاملہ یہ ہے کہ آج اِس تَرَقِّی یافتہ دور میں جبکہ عِلمِ دین حاصِل کرنا اِنتہائی آسان ہو چکا ہے، تمام تر سَہُولَتوں اور آسائشوں کے باوُجُود بھی ہم علمِ دین سے دُور ہیں حتّٰی کہ فَرْض عُلُوم سیکھنے کی بھی فُرصَت نہیں۔ ہم خُود کو اور اپنی اَولاد کو دُنیَوی فَوائِد دِلوانے کے لیے عُلُوم و فُنُون تو سِکھاتے ہیں تاکہ اَعلیٰ ڈِگری حاصِل کر کے ہمارا نام رَوشَن ہونے کے ساتھ ساتھ اولاد کا عارِضی مُستقبل بھی روشن ہو، مگر اَفسوس! ہمیں اپنی آخِرت سَنوارنے کی بالکل فِکْر نہیں۔ یاد رکھئے! علمِ دین سیکھنا ہر مُسلمان مَرد و عَورت پر فَرْض ہے۔

کتنا عِلم سیکھنا فَرْض ہے؟

حَدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ العِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ**۔ یعنی عِلم کا طَلَب کرنا ہر مُسلمان مَرد (اسی طرح عَورت) پر (بھی) فَرْض ہے۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء والحث الخ، ۱/۱۴۶، حدیث ۲۲۴)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تَحت میرے آقا اعلیٰ

حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا آسان لفظوں میں مُخْتَصَر اَخُلاصہ عَرْض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوَّلِین و اَہم تَرِین فَرْض یہ ہے کہ بُنیادی عقائِد کا عِلْم حاصِل کرے، جس سے آدمی صَحِیحُ العَقِیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مُخالَفَت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مَسائلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض و شَرائِط و مُفسِدات (نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمُبارَک کی تَشْرِیف آوری ہو تو روزوں کے مَسائِل، مالِکِ نِصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائِل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائلِ حَج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرُورِی مَسائِل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخْت کے مَسائِل، مُزارِع یعنی کاشْتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائِل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی مَوجُودَہ حالَت کے مُطابِق مَسئَلے سیکھنا فَرْضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائِلِ حلال و حَرام بھی سیکھنا فَرْض ہے۔ نیز مَسائِلِ قَلْب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیَّہ (باطنی فَرائض) مَثَلًا عاجِزی واِخْلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلًا تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فَرائِض سے ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ دِین کا بُنیادِی عِلْم نہ سیکھنا، آخرت کی تَباہی و بَربادِی کا سَبَب بن سکتا ہے کیونکہ جب نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نِکاح، تِجارت، مَزدُوری اور دیگر مُعامَلات کے بارے میں دِینی مَعلُومات نہ ہوں گی تو یقیناً ان کاموں میں شَرْعی غَلَطیاں بھی سرزد ہو جائیں گی جن کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا زندگی کی اِن اَنمول ساعَتوں کو غَنِیمَت جانتے ہوئے حُصُولِ

علمِ دین کے لئے کوشاں رہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے بچنے اور آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

گو ذلیل و خوار ہوں پاپی ہوں میں بدکار ہوں		آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرکز الاولیاء (لاہور) میں تشریف آوری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منْع کرنا یہ وہ عظیم کام ہے کہ جس کی تکمیل کیلئے اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نے وقتاً فوقتاً اپنے انْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اِس دُنیا میں مَبْعُوث فَرمایا۔ یہاں تک کہ تاجدارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِسی مقصد کیلئے اِس دُنیا میں تَشرِیف لائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اُمَّت کو نیکی کی دَعوت دینے اور ان کی تربِیَت کا یِہی کام بارگاہِ نَبُوَّت کے براہِ راست تَربِیَت یافتہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لیا۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دور میں بُزرگانِ دین نے اسلامی تعلیمات کے نُور سے لوگوں کے دِلوں کو مُنوَّر کیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اسی مَقْصَد کو اپنا شِعار بنایا اور نیکی کی دعوت کے اِس اَہم فَرِیضے کو نِبھانے کیلئے مرکز الاولیاء (لاہور) پہنچے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (مرکز الاولیاء) لاہور میں عِلم و حِکمت کے ایسے دَریا بَہائے کہ وہ شہر جو پہلے کُفر اور شِرک کے اندھیروں میں ڈُوبا ہوا تھا، حُضُور سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوشِشوں سے قلعۂ اِسلام بن گیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسْنِ اَخلاق، حُسْنِ کِردار اور نَرْم گُفتار سے کئی دلوں میں آپ کی مَحبَّت راسخ ہوگئی۔ مرکز الاولیاء (لاہور) میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قیام کی مُدّت تقریباً تیس (30) سال ہے۔ (اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۸) اس تمام عَرصے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شَب و روز دِین کی تبلیغ میں مَشغُول رہے، آپ کی بے داغ

سِیرت، دِلکش گُفتگو، پُرنُور شَخْصِیَت اور دِلوں میں اُتر جانے والے ارشاداتِ عالیہ لوگوں کو کفر و ضَلالَت (گمراہی) کے دَلدَل سے نِکال کر ہِدایَت کی راہ پر گامزَن کرتے رہے۔ مرکزالاولیاء(لاہور) میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی قِیام گاہ کے پاس ہی ایک جگہ مَسجِد کی تَعمیر کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس مسجد کی تعمیر کے وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود مزدوروں کی طرح کام کیا اور بڑی مَحبّت اور جذبے سے اس کی تعمیر میں پیش پیش رہے، مرکزالاولیاء(لاہور) شہر میں یہی پہلی مسجد تھی جو ایک وَلیُّ اللہ کے ہاتھوں تعمیر ہوئی۔ (اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۹) حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوری زندگی خُوب مَحبّت و لگن سے خدمتِ دین کا کام سرانجام دیا، دُکھی اِنْسانِیَّت کو اَمْن و سُکُون کا پَیغام دیا اور اپنے مُریدین و مُحِبِّین کی دِینی و دُنیاوی حاجتوں کو پُورا فرمایا۔ آج بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مَزارِ فائضُ الاَنْوار سے اپنے عقیدت مندوں کی حاجَت رَوائی فرماتے، ان کی پریشانیاں حل فرماتے اور اپنے رُوحانی فیضان سے جسے چاہتے ہیں مالا مال کرتے ہیں۔

میں ہوں عصیاں کا مریض اور تم طبیبِ عاصِیاں		ہو عطا مجھ کو گناہوں کی دوا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب اور حاضریِ مزارات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیاءُ اللہ کے مَزارات پر حاضِری کی بَرَکت سے دُعائیں قَبول ہوتی ہیں، مُشکِلات و مَصائِب سے نَجات ملتی ہے، خاص اِس نَظریے سے اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر جانا بھی ہمارے اَسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہ مَعمُول تھا کہ وہ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر حاضِری دیتے تھے، مَزارات پر حاضِری کے مُتَعَلِّق اپنے کئی واقِعات اُنہوں نے اپنی مَشہور و مَعرُوف کِتاب ”کَشْفُ الْمَحْجُوب“ میں دَرْج کیے ہیں۔ آیئے اُن میں سے چند سنتے ہیں: چنانچہ

1. حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بَخْش علی ہَجْویری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں ایک روز سفر کرتا ہوا، ملکِ شام میں موذنِ رسول، حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزار شریف پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مَکَّۂ مُعظّمہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً) میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فرطِ مَحَبَّت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دوڑا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قوتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت واِسْتِعْجاب (تعجب) کی کیفیت جان گئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”یہ ابو حنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔ (کشف المحجوب، ص۲۱۶ ضیاء القرآن ملخصًا)

2. مزید فرماتے ہیں: ایک بار مجھے ایک (دِینی) مُشْکِل دَرپیش ہوئی، میں نے اُس کے حل کی کوشِش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اِس سے قَبْل بھی مجھ پر ایسی ہی مُشْکِل آئی تھی، تومیں نے حضرتِ شیخ ابویزید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزار شَریف پر حاضِری دی تھی اور میری وہ مُشْکِل آسان ہو گئی تھی۔ اس مرتبہ بھی میں نے اِرادہ کیا کہ وہاں حاضِری دُوں۔ اِسی نِیَّت سے تین (3) ماہ تک اُن کے مَزارِ مُبارَک پر چِلّہ کَشی کی، تاکہ میری مُشْکِل حل ہو جائے۔ (کشف المحجوب، ص۶۵)

3. حضرت اَبُوالعباس قاسم بن مَہْدی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں حُضُور داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ آج تک ان کا مَزار ”مَرْو“ (تُرکمانستان) میں مَوْجُود ہے اور بہت مَشْہور و مَعْروف ہے، لوگ وہاں مُرادیں مانگنے جاتے ہیں اور بڑی بڑی مُشکِلات حَل کرنے کے لیے ان سے طالب اِمداد ہوتے ہیں اور اُن کی اِمداد کی جاتی ہے، یہ بات بہت مُجرَّب (یعنی

کئی بار کی آزمائی ہوئی) ہے۔(کشف المحجوب، ص ۱۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَوْلیائے کِرام حیات ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ نہ صرف مَزارات پر جانا باعِثِ برکت ہے بلکہ وہاں مُشکِلات بھی حَل ہوتی ہیں اور یہ سب صاحِبِ مَزار ہی کا فَیضان ہوتا ہے۔ مُمکِن ہے کسی کو یہ وَسْوَسہ آئے کہ اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا فَیض کیسے مِل سکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو وَفات پا چکے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عِنایات سے مَزارات میں نہ صرف حَیات ہوتے ہیں بلکہ زائرِین (اپنے مَزارات کی زِیارَت کرنے والوں) کی ہِدایت و مدد بھی فرماتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا اِمام اسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیاء، اَولیاء اور شُہداء کے اَجسام قَبروں میں بھی نہ تو مُتَغَیَّر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کے جِسموں کو اِس خَرابی سے جو گوشت کے گَلنے سَڑنے سے پیدا ہوتی ہے، مَحْفُوظ رکھا ہے۔(تفسیر روح البیان، ج۳، ص۴۳۹)

شَیخ عبدُ الحق مُحدّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیاء اِس دارِ فانی سے دارِ بَقا کی طرف کُوچ کر گئے ہیں اور اپنے پَرْوَرْدْگار کے پاس زِندہ ہیں اُنہیں رِزْق دِیا جاتا ہے، وہ خُوش حال ہیں اور لوگوں کو اس کا شُعُور نہیں۔ (اشعۃ اللمعات، کتاب الجہاد، باب حکم الاسراء، ۳/ ۴۲۳)

حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (زِندگی و مَوت) میں اَصْلاً (کوئی) فَرق نہیں، اِسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں۔(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب الجمعۃ فصل الثالث، ۳ /۴۵۹)(از فتاوی رضویہ، ج۹، ص۴۳۳)

کون کہتا ہے ولی سب مر گئے؟

قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے!

حاضریِ مزارات، برکت کا سبب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان جَلِیْلُ الْقَدْر آئمہ کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی کی تَصْرِیحات سے یہ مَعلُوم ہوا کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، شُہَدائے عُظام اور اولیائے ربِّ سلام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی سب اپنے اپنے مَزارات میں زِندہ ہوتے ہیں اور تَصرُّف بھی فرماتے ہیں۔ اسی لیے صرف عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے عُلَماء اور فُضَلاء کا یہ مَعمُول رہا ہے کہ وہ اپنی مُشکِلات کے حَل کے لیے اولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی کے مَزارات پر حاضِری دِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس بارے میں تین(3) اقوالِ بُزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. مشہور حَنْبَلی مُحدِّث حضرت امام خَلَّال ابو بکر احمد بن محمد بَغْدادی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی مُعامَلہ دَرپیش ہوتا ہے، میں اِمام مُوسیٰ کاظم بن جَعْفَر صادِق رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُمَا کے مَزار پر حاضِر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مُشکِل کو آسان کر کے مجھے میری مُراد عَطا فرما دیتا ہے۔ (تاریخ بغداد، ج۱ ص۱۳۳)
2. کروڑوں شافِعِیُّوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجَت پیش آتی ہے تو میں دو(2) رَکْعَت نَماز ادا کر کے امامِ اَعظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مَزارِ پُر اَنْوار پر جا کر دُعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔ (الخیرات الحِسان ص۹۴)
3. حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجَت تھی اور میں کافی

تنگدَست بھی تھا۔ میں نے حضرتِ مَعرُوف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْرِ انور پر حاضِری دی، تین (3) بار سورۂ اِخلاص کی تِلاوت کی اور اس کا ثَواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بَیان کی۔ جُونہی میں وہاں سے واپس آیا میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔ (الروض الفائق ص ۱۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایصالِ ثواب کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے مَعلُوم ہوا کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر دُعائیں قبُول ہوتی ہیں، نیز بُزرگانِ دین اور اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو ایصالِ ثَواب کرنے کی اَہَمِیَّت بھی معلوم ہوئی، لہٰذا ہمارا بھی یہ معمول ہونا چاہیے! کہ جب بھی کسی بُزرگ کے مَزار شریف پر حاضِری کا شَرَف حاصِل ہو تو صاحبِ مَزار کو ضَرور ایصالِ ثواب بھی کریں۔ ہمیں اس کی بڑی بَرکتیں ملیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوازِن قُشَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: کہ ایک بُزرگ کا بَیان ہے: میں حضرتِ رابِعہ بَصَریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے حق میں دُعا کیا کرتا تھا، ایک دَفعہ میں نے اُنہیں خواب میں دیکھا، فرما رہی تھیں: ”تمہارے تحَائِف (یعنی دعائیں اور اِیْصالِ ثَواب) نُور کے طَباقوں میں ہمارے پاس آتے ہیں جو نُور کے رومالوں سے ڈھانپے ہوتے ہیں۔“ (الرسالۃ القشیریۃ، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۴)

مَزارات پر حاضری کے آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے برکتیں حاصِل کرنے کیلئے ان

کے مَزارات پر حاضِری کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔ حاضِری سے پہلے کیا کیا اچھی نیتیں ہونی چاہییں؟ مَزارات پر جاکر کیا دُعائیں مانگنی چاہییں؟ مَزارات پر حاضِری کے کیا کیا فوائد ہیں؟ وغیرہ وغیرہ یہ سب جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے مطبوعہ 48 صَفْحات پر مُشْتَمِل رسالے ''مَزاراتِ اولیاء کی حِکایات'' ھَدِیّۃً حاصِل فرما کر اِس کا مُطالَعہ کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں کافی اضافہ ہو گا۔ آیئے اِسی رسالے سے مَزارات پر حاضِری کا طریقہ اور اس کے مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

(اگر کوئی شَخْص ولیُّ اللہ کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قَبْر کی زِیارَت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غَیر مکروہ وَقْت میں) دو (2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک (1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین (3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس فَوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شَخْص کو بَہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰) پھر اچھی اچھی نیتیں کرنے کے بعد مَزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائر یعنی زِیارت کرنے والے کو چاہیے کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے) مَزاراتِ طیِّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ ءِ۔ نْ۔ تی۔ یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار (4) ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (یعنی درمِیانی) آواز میں (اِس طرح) سَلام عَرْض کرے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، پھر ''**دُرُودِ غَوثِیہ**'' تین (3) بار، **اَلْحَمْد** شریف ایک (1) بار، **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** ایک (1) بار، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** سات (7) بار، پھر ''**دُرُوْدِ غَوْثِیہ**'' سات (7) بار، اور وَقْت فُرصت دے تو **سُوْرَۃُ یٰس** اور **سورۂ مُلک** بھی پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثَواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اِسے میری طرف سے اِس بندۂ مَقبول کو نَذْر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب، جائز (اور) شرعی ہو، اُس کے لیے دُعا کرے

اور صاحبِ مَزار کی رُوح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قَرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کرکے واپَس آئے۔ (فتاوٰی رضویہ: ۹ / ۵۲۲، از مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۱۶،۶)

نِیاز تقسیم کرنے کی اِحتیاطیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ مَزاراتِ اَوْلیاء پر نِیاز بھی تقسیم کی جاتی ہے، یہ بھی صاحبِ مَزار کو ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کے لیے نِیاز وغیرہ تقسیم کرنے کی بڑی فَضِیلت ہے، چنانچہ اَعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ جلد 24 صفحہ 521 پر لکھتے ہیں: کھانا کھلانا، لنگر بانٹنا بھی مَنْدُوب (یعنی اچھا عمل) وباعِثِ اَجْر ہے، حدیث میں ہے: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: **اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ مَلٰئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ۔** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اُن بندوں کے ساتھ جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، فِرِشتوں پر مُباہات (یعنی فَخْر) فرماتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، ج ۲، ص ۳۸، الحدیث ۲۱، از فتاوی رضویہ، ج ۲۴، ص ۵۲۱)

لیکن لنگر (نیاز) تقسیم کرتے ہوئے اِس بات کا خَیال ضَرور رکھئے کہ کسی بھی طرح لنگر (نیاز) کی بے حُرمَتی وبے ادبی نہ ہو، نہ پاؤں میں آئے، نہ مَزار شریف کا فَرش آلودہ ہو، دھکم پیل سے بچنے کے لئے اسلامی بھائیوں کو بٹھا کر یا قطار بنا کر لنگر (نیاز) تقسیم کِیا جائے، آنے والے زائرین کے حُقُوق کا خَیال رکھا جائے کہ لنگر (نیاز) تقسیم کرنے کی وجہ سے انہیں حاضِری دینے میں کسی قِسْم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے اور خاص طور پر مَزار شریف کی تعظیم کا مکمل اِہتِمام کیا جائے، ایسا نہ ہو کہ ایک طرف تو لنگر (نیاز) تقسیم کرکے اَجْر وثَواب کے مُسْتَحِق بنیں اور دوسری طرف مَزار شریف کی بے اَدَبی کے مُرتکِب ہو جائیں۔ کھانے کی نِیاز کے ساتھ ساتھ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطبُوعہ کُتُب ورَسائل تقسیم کرکے بھی بے شُمار ثَوابِ جارِیہ، صاحِبِ مَزار کی خدمت میں پیش کِیا جاسکتا ہے۔ (مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۱۷)

کھانا گر جائے تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نہ صرف مزار شریف میں لنگر (نیاز) تقسیم کرتے ہوئے بلکہ ہر جگہ کھانا کھاتے اور کھلاتے ہوئے اِحتیاط کرنی چاہیے کہ کہیں کھانے کے دانے وغیرہ ضائع نہ ہو جائیں۔ اگر کہیں کوئی لُقمہ گر جائے اور تنفیرِ عوام (لوگوں کی نفرت) کا اندیشہ بھی نہ ہو تو لوگوں کی پروا کئے بِغیر بلا جھجک اُٹھا کر کھا لیجئے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

اُمّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کَون ومَکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اُس کو لے کر پُونچھا پھر کھا لیا اور فرمایا: عائِشہ! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) اچّھی چیز کا اِحتِرام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لَوٹ کر نہیں آئی۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، ۴/ ۵۰، حدیث: ۳۳۵۳)

کھانا ضائع مت کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا اِحْتِرام نہ کرنے کی یہ سَزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مُسلمان ایسا ہو، جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِل سوز نظّارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی نیاز کے تبرّکات۔ افسوس صد کروڑ افسوس! دَسْتر خوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈّیوں کے ساتھ بوٹی اور مَصالَحہ برابر صاف نہیں کِیا جاتا، گرْم مَصالحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اَجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں، اِس طرح کا بَہُت سارا بچا ہوا کھانا عُموماً کچرا کُونڈی کی نَذْر کر دِیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اِسراف کِیا ہے، برائے مہربانی! اُس سے تَوبہ کر لیجئے۔ آئِندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قَطرے کا اِسراف نہ ہو اِس کا عہد

کرلیجئے۔ **وَاللّٰہِ الْعَظِیْم**! قِیامت میں ذرّہ ذرہ کا حِساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قِیامت کے حِساب کی تاب نہیں رکھتا، سچّی توبہ کرلیجئے۔ دُرُودِپاک پڑھ کر عَرض کیجئے۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا، اُس سے اور تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے توبہ کرتاہوں اور تیری عطاکردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری توبہ قبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(فیضانِ سنت، ص ۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیرت وکردار کے مُتعلِّق بیان سنا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانچویں صدی ہجری کے وہ عظیم الشان بُزرگ ہیں کہ جن کے وِصال کو ہزار (1000) سال سے زِیادہ عرصہ گُزر چکاہے، مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی ورُوحانی چمک دَمک میں آج بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ لاکھوں مُسلمانوں میں آپ کا فیضان جاری وساری ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اَصْل وطن اَفْغانِستان کا شہر غزنی ہے، لیکن لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کیلئے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا وطن چھوڑ کر ایک اَنجان شہر میں اِقامت اِخْتیار فرمائی، اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتاہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ہر ماہ کم اَز کم تین (3) دن کے مَدنی قافلے میں ضرور سفر کرناچاہیے اوراس راہ میں آنے والی مُشکلات کو خَنْدہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے خوب خوب سُنّتوں کی خِدمت کیلئے کوشاں رہنا چاہیے۔ ہر شُعْبے سے مُنْسلک اَفْراد پر اَحسن اَنداز میں اِنْفرادی کوشش کرنی چاہیے۔

مجلس اِصْلاح برائے کھلاڑیان!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مُختلف شعبہ جات میں خدِمتِ دین کا کام سرانجام دے رہی ہے، وُہیں کھلاڑیوں کی اِصلاح وتربِیَت کیلئے بھی ایک شعبہ بنام "مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان" قائم کیا ہے، جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے مُنسلک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیاکے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کھلاڑیوں اوران کے گھروالوں کو مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیاکے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کا ذہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع میں شرکت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو راہِ سُنَّت پر چلانے اور عاشِقانِ رسول میں قرآن و سُنّت کا پیغام پہنچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا" بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کا آغاز بعد نمازِ مَغْرِب سورۂ مُلک کی تِلاوت سے ہوتا ہے، فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! کتابُ اللہ کی ایک آیت سننا پہاڑ (جَبَلِ صَبِیْر) کی مثل صَدَقہ کرنے کے اَجْر سے زیادہ عظیم ہے۔ (جمع الجوامع، حرف الواو، ۸/ ۸۲، حدیث: ۲۴۶۱۵) غور کیجئے! جب ایک آیت سننے کے یہ فوائد ہیں تو مکمل سُورت کا سننا کس قَدَر اَجْر وثَواب کا باعِث ہو گا۔تِلاوَت کے بعد نَعت شریف پڑھی جاتی

ہے۔ نَعْت پڑھنے اور سننے کے بھی کیا کہنے؟ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نَعْت پڑھنا، حضرت حَسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سنّت اور نَعْت سُننا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ کریمہ ہے، اس کے بعد سُنّتوں بھرے بَیان کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں علمِ دین کے بیش قیمت موتی چننے کو ملتے ہیں ۔علمِ دین حاصِل کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: سب سے افضل صَدَقہ یہ ہے کہ مُسلمان علم سیکھے، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھائے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس بالخیر، رقم ۲۴۳، ج ا، ص ۱۵۸)، ذِکْر و دُعا، صَلٰوۃ و سَلام، نمازِ عشاء، نماز کے بعد حلقے لگتے ہیں، جس میں مختلف موضوعات پر سُنّتیں و آداب بتائے جاتے ہیں، کوئی ایک دُعا یاد کروائی جاتی ہے، فکرِ مدینہ کا مدنی حلقہ ہوتا ہے، پھر وقفہ آرام، خوش نصیب عاشقانِ رسول رات اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے بعد نمازِ تہجد کی برکات لُوٹتے ہیں، اذانِ فجر کے بعد صدائے مدینہ، نمازِ فجر باجماعت، نماز کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور پھر مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے اِشراق و چاشت کی سعادت پانے کے بعد صلٰوۃ و سلام پر اجتماع کا اِختِتام ہوجاتا ہے۔ اجتماع کے اختتام پر کئی عاشقانِ رسول سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت ہمارے لئے کس قدَر باعِثِ اَجْر و ثَواب ہے۔ لہٰذا آپ سے مَدَنی التجا ہے، سُستی اُڑایئے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخِر شرکت کو اپنا معمول بنایئے! اور ڈھیروں ثَواب کے حَق دار بن جایئے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی برکت کا اندازہ اِس مَدَنی بہار سے لگایئے!

مَدَنی بہار:

مرکز الاولیاء (لاہور) کے علاقے، ملتان روڈ کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کی تحریر بھیجی کہ

میں لااُبالی (بے فکر) اور شوخ طبیعت کا مالک تھا۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور قوّالوں کی نَقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھا۔شادی و دیگر تقریبات میں مِزاحِیہ چُٹکلے اور فِلمی غَزلیں سُنانا، گانے گانا، بے ڈھنگے انداز میں ناچ دکھانا اور طرح طرح کے نخروں سے لوگوں کو ہنسانا، میرا مَحبُوب مَشغَلہ تھا، اسکول کا زمانہ تھا، ایک باعِمامہ اسلامی بھائی اکثر بڑے بھائی جان سے ملنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بھائی جان نے میرا تعارُف کروایا تو اُنہوں نے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ میں اُن کی دعوت پر جُمعرات کو سنّتوں بھرے اِجتِماع میں جاپہنچا، مجھے بہُت اچّھا لگا۔ یوں میں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا اور دیگر کلاس فیلوز کو بھی دعوت پیش کی جس پر وہ بھی آنے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نَمازوں کی پابندی شروع کر دی۔ آہِستہ آہِستہ عِمامہ شریف بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض افراد نے سختی کے ساتھ مخالَفت کی، حتّٰی کہ بَسا اَوقات مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دیا جاتا۔ درس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوادیں، داڑھی ابھی نکلی نہیں تھی، مگر سجانے کی نیّت کرلی تھی۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ ملتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا ۔ وہ گھر والے جو سنّتوں بھرے اِجتِماع اور مَدَنی قافلے میں سَفَر کی اِجازَت نہیں دیتے تھے ،انہوں نے مجھے یکمُشت بارہ(12) ماہ کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی اِجازَت دے دی۔ گھر میں اسلامی بہنوں کا اِجتِماع شُرُوع ہو گیا اور والِد صاحب نے بھی داڑھی سجالی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۰۷)

گرچہ فنکار ہو، قافلے میں چلو گو گلو کار ہو، قافِلے میں چلو
خُلد در کار ہو، قافلے میں چلو فضلِ غفّار ہو، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ ٔ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب مُلاحظہ کیجیے:

❀... سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنّت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸) ❀... چارزانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ❀... جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل و الشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج۴، ص۳۳۸) ❀... قِبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ❀... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پِیر و اُستاذ کی نشست پر انکی غَیبَت (یعنی غیر مَوجُودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ۳۶۹/۴۲۴)

❀...جب کبھی اِجتِماع یا مَجلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❀...جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیں آپ کے قَدَم آرام پائیں گے۔(الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص ۴۰)... ❀ مَجلِس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین(3) بار پڑھ لیں تو گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلِسِ خَیر و مَجلِسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خَیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: **سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اوراے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خُوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف تَوبہ کرتا ہوں۔(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۴۷) ❀...جب کوئی عالِم باعَمَل یا مُتَّقی شَخص یا سَیِّد صاحِب یا والِدَین آئیں تو تَعظِیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: بُزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قِیام اور اِستِقبال جائز بلکہ سنّتِ صحابہ ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۷۰، جملہ منقول از سنّتیں اور آداب، ص ۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں:

(1) شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صَحابہ ٔ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۱۲۵)

(6)دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1)ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار (1000) دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(یعنی خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر ج ۱۹ ص ۱۵۵ حدیث ۴۴۱۵)